BA Part - III
Paper - VI

بحروں کا بیان

بحریں ارکان سے بنتی ہیں اور ارکان تعداد میں صرف آٹھ ہیں جن کے نام بھی تم یاد کر چکے ہو۔ اب یاد رکھو بحریں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ سالم اور غیر سالم۔

سالم ۔ جن بحروں میں ارکان اپنی اصلی حالت میں رہتے ہیں اور ان میں کوئی رد و بدل نہیں ہوتا، انہیں سالم بحر کہتے ہیں۔ چونکہ ارکان آٹھ ہیں۔ اسلئے سالم بحریں بھی قریب قریب اسی تعداد میں ہیں بلکہ ایک کم یعنی سات سالم بحریں ہیں۔ رکن مفعولات سے کوئی سالم بحر نہیں بنتی۔

غیر سالم: جن بحروں میں ارکان اپنی اصلی حالت میں نہیں رہتے اور ارکان میں سے یا تو کوئی حرف گرا دیا جاتا ہے یا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ان بحروں کو غیر سالم بحر کہتے ہیں۔ اور جو تبدیلیاں ہوتی ہیں انہیں زحافات کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

سالم بحریں

(۱) بحر متقارب : فعولن فعولن فعولن فعولن
(۲) بحر متدارک : فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
(۳) بحر ہزج : مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
(۴) بحر رجز : مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
(۵) بحر وافر : مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
(۶) کامل : متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
(۷) بحر رمل : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

نوٹ : جس شعر کے دونوں مصرعوں میں آٹھ رکن ہوں اس کو مثمن کہتے ہیں۔ یعنی چار ایک مصرع میں، پھر چار دوسرے مصرع میں۔ بعض چھوٹی بحروں میں ۳-۳ رکن بھی آتے ہیں۔ انہیں مسدس کہتے ہیں جس شعر کے دو مصرعوں میں چار رکن ہوں ایسے مربع کہتے ہیں۔

بحر متقارب سالم

اس بحر کی نسبت ہم پہلے تمہیں کچھ بتا چکے ہیں۔ ایک بار پھر سمجھ لو۔ فعولن کا پہلا جزو وتد مجموع ہے یعنی اس کا پہلا اور دوسرا حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہے۔ دوسرا جزو سبب خفیف ہے یعنی یہ دو حرفی ہے، پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ دوسرا جزو ۔ اب اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے اس بحر کے اشعار کی تقطیع کی جائے گی آؤ چند اشعار کی تقطیع کریں۔

کسی شہر میں اک بڑا مولوی تھا — بڑے پارسا تھے، بڑے متقی تھے

کسی شہ (فعولن) ر میں اک (فعولن) بڑا مو (فعولن) لوی تھا (فعولن) بڑے پا (فعولن) رسا تے (فعولن) بڑے مت (فعولن) تقی تھے (فعولن)

دکھاتے تھے علم و ہنر کا وہ جوہر — یہ کہتے تھے کوئی نہیں ان کا ہمسر

دکھاتے (فعولن) تِ علم و (فعولن) ہنر کا (فعولن) وجوہر (فعولن) یِ کہتے (فعولن) تِ کوئی (فعولن) نہیں ان (فعولن) کَ ہمسر (فعولن)

نوٹ: لفظ "شہر" اور "مولوی" ساکن ہیں اسے "ر" کو متحرک کر دیا گیا۔ "تھے" کو "تے" کی طرح مانا گیا ہے۔
یعنی دو حرفی حرف۔ لفظ "متقی" کی "ت" پر تشدید ہے" اس لیے "ت" کو دو حرف مانا گیا ہے۔
"یہ کہتے تھے" میں "تھے" کی آواز بالکل ہلکی نکلتی ہے۔ اسی لیے "ت" "زیر" "ت" کے برابر سمجھ کر تقطیع کی گئی ہے۔

اب تم بھی چند اشعار کی اسی طرح تقطیع کرو۔ لیکن تقطیع کے الفاظ کو زور سے پڑھیں عموماً تو ٹھیک ہے نہیں۔ بلکہ آواز سے پڑھنے سے آپ تقطیع کرتے کرتے سے واقف ہو جائیں گے اور بعد میں بہت آسانی کے ساتھ آپ تقطیع کرنے لگیں گے۔

ہاں ایک بات اور یاد رکھیں۔ بعض الفاظ میں الف "واؤ" اور "ی" کی آواز بہت ہی خفیف نکلتی ہے۔ ایسی حالت میں الف واؤ اور ی کو شمار میں نہیں لیا جاتا۔ اب تقطیع کریں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس رکن میں "مفا" وتد مجموع ہے۔ یعنی سہ حرفی ہے پہلا اور دوسرا حرف متحرک، تیسرا ساکن۔ اس میں اسی بات کا ~~خیال~~ خیال اس کے بعد دو سبب خفیف ہیں۔ یعنی "عی" اور "لن"۔

تقطیع کرتے وقت بس اس بات کا خیال رکھنا ہوگا۔ یعنی پہلے وتد مجموع آئے اور اس کے بعد دو سبب خفیف آئیں۔ ہم ایک شعر کی تقطیع کرتے ہیں:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے ۔ بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ہزاروخا (مفاعیلن) ہ شیں ایسی (مفاعیلن) کہ ہر خواہش (مفاعیلن) پہ دم نکلے (مفاعیلن)
بہت نکلے (مفاعیلن) مرے ارما (مفاعیلن) ن لیکن پھر (مفاعیلن) بھی کم نکلے (مفاعیلن)

اب دو اشعار کی تم بھی تقطیع کرو۔

(۱) محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا ۔ اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے
(۲) کہاں میخانے کا دروازہ غالب اور کہاں واعظ ۔ پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

بحر رجز مثمن سالم

مُستفعِلن مُستفعِلن مُستفعِلن مُستفعِلن

بحر رجز میں پہلے دو سبب خفیف آتے ہیں اور آخر میں ایک وتد مجموع دیکھو، شروع میں مس اور تف دو سبب خفیف ہیں اور علن ایک وتد مجموع ہے۔ تقطیع اس طرح ہوگی۔ مومن خان مومن کا شعر ہے۔

دن رات تک جو رہے یوں سر کھپایا ناتک ملک ۔ میں بھی ذرا آرام لوں تم بھی ذرا آرام لو

دن رات تک (مستفعلن) رہے جو رہے (مستفعلن) یوں سر کھپا (مستفعلن) مجھ بھی ذرا (مستفعلن) آرام لو (مستفعلن) تم بھی ذرا (مستفعلن) آرام لو (مستفعلن)۔ اب مندرجہ ذیل اشعار کی تقطیع کریں۔

(۱) اے ناصحو آہی گیا وہ فتنۂ ایام لو ۔ ہم کو کہتے تھے بھلا اب تم دل کو سمجھا لو
(۲) ایسی ادا سے بوسہ و لب کا تقاضا کر کے ہوں ۔ جور و ستم ۲ میری جان لطف و کرم سے کام لو
(۳) مومن تم اور عشق بتاں اے پیر و مرشد خیر ہے ۔ یہ ذکر اور منہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو

بحر وافر مثمن سالم

مفاعلتن

اس بحر میں بہت کم شعراء نے غزلیں کہی ہیں۔ اس لئے ہم اسے چھوڑتے ہیں۔ تمہارا وقت برباد کیوں کریں۔

صرف ایک شعر اس بحر کا سن لو۔ جی چاہے تو تقطیع کرنے کی کوشش کرو نہیں جی چاہے، چھوڑ دیں۔ لیکن ہم تمہیں یاد دلا دیں یہ رکن مرکب ہے وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ سے۔ فاصلہ صغریٰ میں چار حروف ہوتے ہیں جس کا چوتھا حرف ساکن ہوتا ہے۔ مفا وتد مجموع ہے اور علتن فاصلہ صغریٰ ہے۔ شعر یہ ہے:

نہ ہو تمہیں کوئی فکر اگر نہ ہو تمہیں تو کوئی غم تو ہے
مگر یہ نیاز غم ہے جو نیاز من نے تمہیں لکھا ہے روتا

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس کا پہلا جزو سبب خفیف اور دوسرا جزو وتد مجموع ہے لیکن اس بحر میں بہت کم غزلیں ملتی ہیں۔ ایک شعر ہے کہ کلیات مومن میں وہ اسی بحر میں ہے۔

مر گئے ہم تو آئے ہیں وہ قبر پر — دیکھو اب بھی ہے اُن کی رہی دل لگی

مر گئے (فاعلن) ہم تو آ (فاعلن) ئے ہیں وہ (فاعلن) قبر پر (فاعلن) دیکھو اب (فاعلن) بھی ہے اُن (فاعلن) کی رہی (فاعلن) دل لگی (فاعلن)

اب اس شعر کی تم تقطیع کرو۔

کیا کروں میں گلا یار نے کیا کیا — دل را چین کر مفت میں لے لیا

بحر کامل مثمن سالم

مُتفاعلن مُتفاعلن مُتفاعلن مُتفاعلن

یہ رکن رکن ہے فاصلہ صغریٰ اور وتد مجموع سے اس کا پہلا جزو متفا ہے۔ چار حرفی ہے اس کا آخری حرف ساکن ہے۔ دوسرا جزو علن وتد مجموع ہے۔ یعنی سہ حرفی ہے اور جس کا آخری حرف ساکن ہے۔ اقبال کی مشہور غزل ہے۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں — کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

کبھی اے حقی (متفاعلن) قت منتظر (متفاعلن) نظر آ لبا (متفاعلن) س مجاز میں (متفاعلن) کہ ہزار سج (متفاعلن) دے تڑپ رہے (متفاعلن) ہیں مری جبی (متفاعلن) ن نیاز میں (متفاعلن)

اب مومن خان کے یہ شعر ذیل اشعار کی تقطیع کرو۔

(۱) وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۲) وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر — مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۳) وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں — وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۴) ہوئے اتفاق سے گر بہم تو وفا جتانے کو دم بہ دم — گلۂ ملامت اقربا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۵) کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی — کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(۶) جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا — میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بحر رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس رکن کے تین اجزا ہیں۔ فا سبب خفیف ہے علا وتد مجموع اور تن پھر سبب خفیف۔ بہادر شاہ ظفر کا مقطع ہے۔

ہم ظفر ہیں اس پہ مفتون خوار و رسوا زار و محزوں — وہ پہ جائے پائے جائے وہ پہ جائے نہ جائے

ہم ظفر ہیں (فاعلاتن) اس پہ مفتوں (فاعلاتن) خوار و رسوا (فاعلاتن) زار و محزوں (فاعلاتن) وہ پہ جائے (فاعلاتن) پائے جائے (فاعلاتن) وہ پہ جائے (فاعلاتن) پائے جائے (فاعلاتن)

اب اس شعر کی تم تقطیع کرو۔ لیکن دیکھو یہ شعر مثمن میں نہیں بلکہ مسدس میں ہے۔ یعنی ہر مصرع میں تین بار (فاعلاتن) آیا ہے، چار بار نہیں۔

قتل عالم کر چکا غمزہ ترا بے — کیا کیا اے خانماں برباد تو نے